غرض یہ کہ حضرت گنگوہیؒ اپنے ہر فن میں یکتا تھے اور ہر شخص آپ کے کمالات کا معترف تھا۔

مولانا کی سیاسی خدمات

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور تحریک آزادی ہند :

تحریک آزادی ہند جس کو غدر ۱۸۵۷ء کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ منظم تحریک تھی، جس میں مسلمانوں نے جابر برطانیہ سے ملک و قوم کو آزادی دلانے کی انتھک کوشش کی۔ یہاں تک کہ عملی طور پر بھی میدان جہاد میں نکل کھڑے ہوئے۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور تقریباً تیرہ ہزار علماء کرام کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا گیا۔ بچوں اور بوڑھوں کی بھی جان بخشی نہ ہو سکی۔ ایڈورڈ ٹامس نے شہادت دی کہ صرف دہلی شہر میں ۵۰۰ علماء کو پھانسی دی گئی[1]۔ جلادوں کو رشوت دے کر اس بات پر آمادہ کیا جاتا کہ لاش کو زیادہ دیر تک لٹکائے رکھیں تاکہ لاش کے تڑپنے کی کیفیت سے مسرور ہوتے رہیں۔ پھانسی کے علاوہ تانبے کو گرم کر کے بدن کو داغا جاتا اور اسی حالت میں روح پرواز کر جاتی۔ ایک عینی شاہد نے اپنے بیان میں کہا کہ بدنصیب قیدیوں کے جلتے ہوئے گوشت سے مکروہ بو نکل کر آس پاس کی فضا کو مسموم بنا رہی تھی[2]۔

غرضیکہ انگریز جو بھی ظالمانہ اور سفاکانہ حرکتیں کر سکتا تھا، کرتا رہا اور مسلمان مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ انگریز کی دلی آرزو تھی کہ ہند میں پرچم عیسائیت بلند ہو جس کا ثبوت اس تقریر سے ملتا ہے، جو کہ مسٹر مینگلس چیئرمین ایسٹ انڈیا کمپنی نے لندن کی پارلیمنٹ میں کی تھی۔ اس نے کہا خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کے زیر نگیں ہو۔ تاکہ عیسیٰ کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کے لئے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہئے اور اس میں کسی طرح تساہل نہ کرے[3]۔

اس کے علاوہ میکالے نے بھی اپنی والدہ کو ایک خط ۱۲ اکتوبر ۱۸۳۶ء کو لکھا تھا۔ جس میں ہندی قوم کو عیسائی بنانے کے متعلق یوں تحریر کیا تھا کہ اگر میرے تعلیمی منصوبے پر پوری طرح عمل کیا گیا، تو مجھے پختہ یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ ۳۰ سال بعد بنگال میں ایک بھی بت پرست یعنی غیر عیسائی نہ رہے گا[4]۔

انگریز نے مسلمانوں کی سرکوبی کرنے اور عیسائی بنانے کے لئے ہر طرح کے ظلم ڈھائے، جن کو

(۱) ریشمی رومال ص ۳۵، مطبوعہ ۱۹۶۹ء لاہور

(۲) محمد میاں، علماء ہند کا شاندار ماضی ص ۱۳۱، ۳۳۳، ۳۴۳ مطبوعہ ۱۹۶۳ء دہلی۔

(۳) محمد میاں، علماء حق۔ جلد اص ۲۶ مطبوعہ ۱۹۴۶ء دہلی

(۴) بحوالہ اخبار کوہستان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۶۳ء کالم ۲ ص ۸ لاہور

پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کا خیال تھا کہ اب ہندوستان پر ہمیشہ انگریزی مسلط رہیگا۔ لارڈ رابرٹس نے کہا تھا کہ ان بدمعاش مسلمانوں کو بتا دیا جائے کہ خدا کے حکم سے صرف انگریز ہی ہندوستان پر حکومت کریں گے[1]۔

انگریز ایسی ایسی حرکات کیں، جن کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے اور انگریز کے خلاف نفرت پھیلنا شروع ہوگئی۔ اس نازک دور اور نامساعد حالات میں اعلاء کلمۃ اللہ، مذہبی جذبہ اور مسلمانوں کی مظلومیت کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت نے صدائے حق اور علم حریت بلند کیا۔ اسی جماعت کے ایک قائد مولانا رشید احمد گنگوہی بھی تھے۔ یہیں سے آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ ایک طرف آپ کی خدمات سے ہند اور بیرون ہند میں علوم شرعیہ کی اشاعت اور ترویج ہوئی تو دوسری طرف آپ کی سیاسی خدمات سے بھی پہلو تہی نہیں کی جا سکتی۔ مولانا گنگوہیؒ نے اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی سرکردگی میں، سیاسی انقلاب، جہادی اقدامات اور حریت و استقلال ملی کی فداکارانہ جدوجہد میں جو حصہ لیا اس کو کسی طرح بھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ اسی سلسلے میں قید و بند کے جو مصائب برداشت کئے۔ وہ ایسے تاریخی حقائق ہیں، جن پر پردہ ڈالنا بہت مشکل ہے ایسے پر آشوب دور میں ظالم برطانیہ کے فولادی پنجے سے ٹکر لینا انہی مردان حق کا کام تھا۔

جنگ آزادی میں حصہ :

انگریز کی جابرانہ اور ظالمانہ حرکات حد سے تجاوز کرتی جا رہی تھی، ادھر سہارنپور کے کلکٹر "اسپنکی" کے ظالمانہ فیصلے نے مسلمانوں کو اور بھی مشتعل کر دیا جس کی وجہ سے جہاد کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ واقعہ یوں پیش آیا کہ تھانہ بھون کے رئیس قاضی عنایت علی کے برادر عبدالرحیم مع چند احباب ہاتھی کی خریداری کے لئے سہارنپور گئے۔ مخبر نے اطلاع دی کہ یہ لوگ فوج پر حملہ کرنے کی غرض سے ہاتھی خریدنے آئے ہیں۔ جس وقت یہ اطلاع "اسپنکی" کو ملی تو اس نے بلا تحقیق و تفتیش پھانسی کا حکم دے دیا، قاضی صاحب کو مع ساتھیوں کے شہید کر دیا گیا، "اسپنکی" کے اس مجرمانہ اقدام کی خبر سے تھانہ بھون میں صف ماتم بچھ گئی اور علماء نے حضرت حاجی صاحب کی موجودگی میں مجلس شوریٰ منعقد کی، تاکہ صورت حال پر غور کیا جائے اور جہاد کی تیاری کی جائے اس میں حاجی صاحبؒ اور مولانا گنگوہیؒ کے علاوہ شیخ محمد بھی تھے جنہوں نے جہاد کی مخالفت کی تھی۔ کافی بحث کے بعد یہ طے پایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی جائے۔ اس اسلامی لشکر کی تشکیل اس طرح کی گئی۔

"حضرت حاجی صاحبؒ امیر المومنین۔ حافظ ضامن صاحبؒ امیر جہاد، مولانا محمد

(۱) محمد میاں۔ شاندار ماضی جلد ۴ ص ۳۴۲۔